



أَنْوَارُ الْإِنْتِبَاهِ فِي حِلِّ نِدَاءِ يَارَ سَوْءَ اللَّهِ

یار رسول اللہ

کہنے کے جواز کے بارے میں نورانی تشبیہیں

از

اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

پیشکش



www.deenemubeen.com

مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ زید موحد مسلمان جو خدا کو خدا اور رسول کو رسول جانتا ہے، نماز کے بعد اور دیگر اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ کلمہ یاد کرتا اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ یا اسئلک الشفاعة یا رسول اللہ کہا کرتا ہے، یہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو لوگ اسے اس کلمے کی وجہ سے کافرو مشرک کہیں ان کا کیا حکم ہے؟ بیّنوا بالکتاب توجروا یوم الحساب (کتاب سے بیان فرمائیے روز حساب اچر دیے جاؤ گے۔ ت)

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحمد لله وكفى والصلوة والسلام على حبيبه المصطفى وآله واصحابه
أولى الصدق والصفاء-

کلمات مذکورہ بے شک جائز ہیں جن کے جواز میں کلام نہ کرے گا مگر سفید جاہل یا ضال مضل، جسے اس مسئلے کے متعلق قدرے تفصیل دیکھنی ہو شفاء السقام امام علامہ بقیۃ المہتدین الکرام تقی الملہ والدین ابو الحسن علی سبکی و مواہب اللدنیۃ امام احمد قسطلانی شارح صحیح بخاری و شرح مواہب علامہ زر قانی و مطالع المسرات علامہ فاسی و مرقاۃ شرح مشکوٰۃ علامہ علی قاری و لمعات و اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ و جذب القلوب الی دیار المحبوب و مدارج النبوة تصانیف شیخ عبدالحق محدث دہلوی و افضل القری شرح امّ القری امام ابن حجر مکی و غیر ہا کتب و کلام علمائے کرام و فضلاء عظام علیہم رحمۃ اللہ العلام کی طرف رجوع لائے یا فقیر کا رسالہ الاہلال بفیض الاولیاء بعد الوصال مطالعہ کرے۔

یہاں فقیر بہ قدر ضرورت چند کلمات اجمالی لکھتا ہے، حدیث صحیح ندیل بطراز گر انہائے تصحیح ہے جسے امام نسائی و امام ترمذی و ابن ماجہ و حاکم و بیہقی و امام الائمہ ابن خزیمہ و امام ابو القاسم طبرانی نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ترمذی نے حسن غریب صحیح اور طبرانی و بیہقی نے صحیح اور حاکم نے بر شرط بخاری و مسلم جس میں حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نمازیوں کہے:

اللهم انى اسئلك واتوجه اليك بنبيك محمد بنى الرحمة يا محمد انى اتوجه بك الى ربى فى حاجتى هذه لتقضى لى اللهم فشفعه فى¹

اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں بہ وسیلہ تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مہربانی کے نبی ہیں، یا رسول اللہ! میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا ہو۔ الہی ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

امام طبرانی کی معجم میں یوں ہے:

ان رجلاً كان يَخْتَلِفُ الى عثمان بن عفان رضى الله تعالى عنه فى حاجة له وكان عثمان لا يلتفت اليه ولا ينظر فى حاجته فلقى عثمان بن حنيف رضى الله تعالى عنه فشكى ذلك اليه فقال له عثمان بن حنيف رضى الله تعالى عنه ائت البيضاة فتوضاً ثم ائت المسجد فصل فيه ركعتين ثم قل اللهم انى اسئلك واتوجه اليك بنينا نبى الرحمة يا محمد انى اتوجه بك الى ربى فيقضى حاجتى، وتذكر حاجتك ورُحِّ الى حتى اذُوحَ معك۔ فانطلق الرجل فصنع ما قال له ثم اتى باب عثمان رضى الله تعالى عنه فجاء البواب حتى اخذته بيده فادخله على عثمان بن عفان رضى الله تعالى عنه فأجلسه معه على الظنفسة وقال حاجتك؟ فذاكر حاجته فقضاها له ثم قال ما ذكرت حاجتك حتى كانت هذه الساعة وقال ما كان لك من حاجة فأتنا، ثم ان الرجل خرج من عنده فلقى عثمان بن حنيف رضى الله تعالى عنه فقال له جزاك الله خيراً ما كان ينظر فى حاجتى ولا يلتفت الى حتى كلمته فى فقال عثمان بن حنيف رضى الله تعالى عنه والله ما كلمته ولكن شهدت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم واتاه رجل ضريراً فشكا اليه ذهاب بصره فقال له النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ائت البيضاة فتوضاً ثم صل ركعتين ثم ادع بهذه الدعوات فقال عثمان بن حنيف رضى الله تعالى عنه فوالله ما تفرقنا وطال بنا الحديث حتى دخل علينا الرجل كأنه لم يكن به ضرر قط²

1- جامع ترمذی، ابواب الدعوات باب فى انتظار الفرج وغير ذلك، امين كمينى دہلی، ۲/ ۱۹۷

سنن ابن ماجہ، باب ماجاء فى صلوة الحاجہ، بیچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ص ۱۰۰

المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء مكتبة اسلامية، بيروت ۱/ ۵۱۹ و صحیح ابن خزیمہ، باب صلوة الترغیب ۲/ ۲۲۶

2- الترغیب والترہیب بہ حوالہ الطبرانی الترغیب فى صلوة الحاجہ حدیث المصطفیٰ الباب مصر ۱/ ۲۷۶-۶۷۶۔

مجمع الزوائد بہ حوالہ طبرانی، باب صلوة الحاجہ، دار الکتاب بیروت ۲/ ۲۷۹۔

یعنی ایک حاجت مند اپنی حاجت کے لیے امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا، امیر المؤمنین نہ اس کی طرف التفات فرماتے نہ اس کی حاجت پر نظر فرماتے، اس نے عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے اس امر کی شکایت کی، انہوں نے فرمایا وضو کر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ کر پھر دُعا مانگ: ”الہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے توجہ کرتا ہوں، یا رسول اللہ! میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائے۔“ اور اپنی حاجت ذکر کر، پھر شام کو میرے پاس آنا کہ میں بھی تیرے ساتھ چلوں۔ حاجت مند نے (کہ وہ بھی صحابی یا اقل کبار تابعین میں سے تھے) یوں ہی کیا، پھر آستانِ خلافت پر حاضر ہوئے، دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر امیر المؤمنین کے حضور لے گیا، امیر المؤمنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھالیا، مطلب پوچھا، عرض کیا، فوراً روا فرمایا، اور ارشاد کیا اتنے دنوں میں اس وقت اپنا مطلب بیان کیا، پھر فرمایا: جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو۔ یہ صاحب وہاں سے نکل کر عثمان بن حنیف سے ملے اور کہا اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے امیر المؤمنین میری حاجت پر نظر اور میری طرف توجہ نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ان سے میری سفارش کی۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نے تو تمہارے معاملے میں امیر المؤمنین سے کچھ بھی نہ کہا مگر ہوا یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور نابینائی کی شکایت کی حضور نے یونہی اس سے ارشاد فرمایا کہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دُعا کرے، حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ وارضاه نے فرمایا خدا کی قسم ہم اُنھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا گویا کبھی وہ اندھانہ تھا۔

امام طبرانی پھر امام منذری فرماتے ہیں و الحدیث صحیحہ³۔ امام بخاری کتاب* الادب المفرد میں اور امام ابن السنی و امام ابن بنگوال روایت کرتے ہیں:

ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خدرت رجله فقیل له اذکر احب الناس الیک فصاح
یا محمد اذ فانتشرت۔⁴

3۔ الترغیب والترہیب بحوالہ الطبرانی الترغیب فی صلوة الحاجۃ حدیث ۱ مصطفیٰ الباب مصر ۱/ ۲۷۴-۲۷۶۔

مجمع الزوائد، بحوالہ طبرانی، باب صلوة الحاجۃ، دارالکتب بیروت ۲/ ۲۷۹۔

* ولفظ البخاری فی الادب المفرد خدرت رجل ابن عمر فقال له رجل اذکر احب النساء الیک فقال یا محمد اذکر احب النساء الیک حدیث: ۹۶۴،

مکتبۃ الاثریۃ سانگلہ، ص: ۲۵۰]

4۔ عمل الیوم واللیلۃ، حدیث ۱۶۸، دائرۃ المعارف النعمانیۃ، ص: ۷۷۔

یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سو گیا، کسی نے کہا انھیں یاد کیجیے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ حضرت نے بہ آواز بلند کہا یا محمد! فوراً پاؤں کھل گیا۔

امام نووی شارح صحیح مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاذکار میں اس کی مثل حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس کسی آدمی کا پاؤں سو گیا تو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تو اس شخص کو یاد کر جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ تو اس نے یا محمد! کہا، اچھا ہو گیا۔⁵ اور یہ امر ان دو صحابیوں کے سوا اوروں سے بھی مروی ہوا۔ اہل مدینہ میں قدیم سے اس یا محمد! کہنے کی عادت چلی آتی ہے۔

علامہ شہاب خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفا امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں:

هَذَا مَا تَعَاهَدُهُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ۔⁶

یہ اہل مدینہ کے معمولات میں سے ہے۔ (ت)

حضرت بلال بن الحارث مَزَن سے قحط عام الرمادہ میں کہ بعد خلافتِ فاروقی ۱۸ھ میں واقع ہوا، ان کی قوم بنی مزینہ نے درخواست کی کہ ہم مرے جاتے ہیں کوئی بکری ذبح کیجیے، فرمایا بکریوں میں کچھ نہیں رہا ہے۔ انھوں نے اصرار کیا، آخر ذبح کی، کھال کھینچی تو زری سُرخ ہڈی نکلی۔ یہ دیکھ کر بلال رضی اللہ عنہ نے ندا کی: یا محمد!۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں تشریف لاکر بشارت دی۔ ذکرہ فی الکامل⁷ (اس کو کامل میں ذکر کیا گیا۔ ت)

امام مجتہد فقیر اجل عبد الرحمن ہڈی کو فی مسعودی کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پوتے اور اجلہ تبع تابعین و اکابر ائمہ مجتہدین سے ہیں سر پر بلند ٹوپی رکھتے جس میں لکھا تھا:

مُحَمَّدٌ يَأْمُرُ بِمَنْصُورٍ۔ اور ظاہر ہے کہ أَلْقَلَمُ أَحَدُ اللِّسَانَيْنِ (قلم دوزبانوں میں سے ایک ہے۔ ت) بیثم بن جمیل انطاکی کہ ثقافت علمائے محدثین سے ہیں انھیں امام اجل کی نسبت فرماتے ہیں:

رأيتُه وعلی رأسه قلنسوته أطول من ذراع مکتوب فیها محمد یا منصور۔ ذکرہ فی تہذیب التہذیب وغیرہ۔⁸

میں نے اُن کو دیکھا ان کے سر پر ہاتھ بھر سے لمبی ٹوپی تھی جس میں لکھا ہوا تھا محمد یا منصور۔ اس کو تہذیب التہذیب وغیرہ میں ذکر کیا ہے۔ (ت)

5- الاذکار، باب ما یقولہ اذا خدرت رجلہ، دارالکتب العربی بیروت، ص ۲۷۱۔

6- نسیم الریاض شرح الشفاء، فصل فیما روی عن السلف، مرکز اہل سنت برکات رضا، گجرات، الہند ۳/ ۳۵۵۔

7- الکامل فی التاریخ لابن الاثیر، ذکر القحط و عام الرمادہ، دار صادر بیروت، ۲/ ۵۵۶۔

8- میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ترجمہ ۴۹۰۷، دار المعرفۃ للطباعة، ۲/ ۵۷۴۔

امام شیخ الاسلام شہاب رملی انصاری کے فتاویٰ میں ہے:

سُئِلَ عَمَّا يَقَعُ مِنَ الْعَامَةِ مِنْ قَوْلِهِمْ عِنْدَ الشُّدَا ئِدِ يَا شَيْخَ فُلَانٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ مِنَ الْاِسْتِغَاثَةِ بِالْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالصَّاحِحِينَ وَهَلْ لِلْمَشَا ئِخِ اِغَاثَةٌ بَعْدَ مَوْتِهِمْ اَمْ لَا؟ فَاجَابَ بِمَا نَقَّصَهُ اَنَّ الْاِسْتِغَاثَةَ بِالْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالْاَوْلِيَاءِ وَالْعُلَمَاءِ الصَّاحِحِينَ جَائِزَةٌ وَلِلْاَنْبِيَاءِ وَلِلْمُرْسَلِ وَالْاَوْلِيَاءِ وَالصَّاحِحِينَ اِغَاثَةٌ بَعْدَ مَوْتِهِمْ الرحمۃ 9

یعنی ان سے استفتا ہوا کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت انبیاء و مرسلین و اولیاء و صالحین سے فریاد کرتے اور یا شیخ فلاں (یار رسول اللہ، یا علی، یا شیخ عبد القادر جیلانی) اور ان کی مثل کلمات کہتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور اولیاء بعد انتقال کے بھی مدد فرماتے ہیں یا نہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ بیشک انبیاء و مرسلین و اولیاء و علما سے مدد مانگنی جائز ہے اور وہ بعد انتقال بھی امداد فرماتے ہیں الرحمۃ۔

علامہ خیر الدین رملی اُستاذ صاحب دُرُ مُخْتَار، فتاویٰ خیر یہ میں فرماتے ہیں:

قَوْلُهُمْ يَا شَيْخَ عَبْدِ الْقَادِرِ فَهُوَ نِدَاءٌ فَمَا الْمَوْجِبُ لِحُرْمَتِهِ 10

لوگوں کا کہنا کہ ”یا شیخ عبد القادر“ یہ ایک ندا ہے پھر اس کی حرمت کا سبب کیا ہے۔

سیدی جمال بن عبد اللہ بن عمر کی اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں:

سَعَلْتُ مَنْ يَقُولُ فِي حَالِ الشُّدَا ئِدِ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَوْ يَا عَلِيَّ اَوْ يَا شَيْخَ عَبْدِ الْقَادِرِ مِثْلًا هَلْ هُوَ جَائِزٌ شَرْعًا اَمْ لَا؟ اَجِبْتُ نَعَمَ الْاِسْتِغَاثَةَ بِالْاَوْلِيَاءِ وَنِدَاؤُهُمْ وَالتَّوَسُّلَ بِهِمْ اَمْرٌ مَشْرُوعٌ وَشَيْءٌ مَرْغُوبٌ لَا يُنْكَرُ الْاَلْمُكَا بِرٌ اَوْ مُعَا ئِنٌ وَقَدْ حُرِّمَ بَرَ كَةٌ الْاَوْلِيَاءِ اَلْحَرَامِ الرحمۃ 11

یعنی مجھ سے سوال ہوا اس شخص کے بارے میں جو مصیبت کے وقت میں کہتا ہو یا رسول اللہ یا علی یا یا شیخ عبد القادر، مثلاً، آیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ میں نے جواب دیا: ہاں اولیاء سے مدد مانگنی اور انھیں پکارنا اور ان کے ساتھ توسل کرنا شرع میں جائز اور پسندیدہ چیز ہے جس کا انکار نہ کرے گا مگر ہٹ دھرم یا صاحب عناد، اور بیشک وہ اولیاء کے اہل کرام کی برکت سے محروم ہے۔

امام ابن جوزی نے کتاب عیون الحکایات میں تین اولیاء عظام کا عظیم الشان واقعہ بہ سند مسلسل روایت کیا کہ وہ تین بھائی سوارانِ دلاور ساکنانِ شام تھے کہ ہمیشہ راہِ خدا میں جہاد کرتے،

9- فتاویٰ الرملی فی فروع الفقہ الشافعی، مسائل شتی، دارالکتب العلمیہ، بیروت ۴ / ۳۳-۴۰

10- فتاویٰ خیر یہ، کتاب الکرہۃ والاستحسان، دارالمعارف للطباعہ، بیروت، ۲ / ۱۸۲-۱۸۱

11- فتاویٰ جمال بن عبد اللہ بن عمر کی۔

فاسره الروم مرّة قال لهم الملك اني اجعل فيكم الملك وازوجكم بناتي وتدخلون في النصرانية فابؤا وقالوا يا محمد اء¹²

یعنی ایک بار نصاریٰ روم انھیں قید کر کے لے گئے بادشاہ نے کہا میں تمہیں سلطنت دوں گا اور اپنی بیٹیاں تمہیں بیاہ دوں گا تم نصرانی ہو جاؤ۔ انھوں نے نہ مانا اور نہ کی یا محمد اء۔

بادشاہ نے دیگوں میں تیل گرم کر کر دو صاحبوں کو اس میں ڈال دیا، تیسرے کو اللہ تعالیٰ نے ایک سبب پیدا فرما کر بچا لیا۔ وہ دونوں چھ مہینے کے بعد مع ایک جماعت ملائکہ کے بیداری میں ان کے پاس آئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری شادی میں شریک ہونے کو بھیجا ہے انھوں نے حال پوچھا، فرمایا:

ما كانت الا الغطسة التي رأيت حتى خرجنا في الفردوس-
بس وہی تیل کا ایک غوطہ تھا جو تم نے دیکھا اس کے بعد ہم جنتِ اعلیٰ میں تھے۔
امام فرماتے ہیں:

كانا مشهورين بذلك معروفين بالشام في الزمن الاول-
یہ حضرات زمانہ سلف میں مشہور تھے اور ان کا یہ واقعہ معروف۔
پھر فرمایا: شعر انے ان کی منتقبت میں قصیدے لکھے، ازاں جملہ یہ بیت ہے:

سيعطي الصادقين بفضل صدق

نحاة في الحيوّة وفي السمات¹³

”قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سچے ایمان والوں کو ان کے سچ کی برکت سے حیات و موت میں نجات بخشے گا“
یہ واقعہ عجیب نفیس و روح پرور ہے۔ میں بہ خیال تطویل اسے مختصر کر گیا۔ تمام و کمال امام جلال الدین سیوطی کی شرح الصدور میں ہے من شاء فليرجع اليه (جو تفصیل چاہتا ہے اس کی طرف رجوع کرے۔ ت) یہاں مقصود اس قدر ہے کہ مصیبت میں ”یا رسول اللہ“ کہنا اگر شرک ہے تو مشرک کی مغفرت و شہادت کیسی اور جنت الفردوس میں جگہ پائی کیا معنی، اور ان کی شادی میں فرشتوں کو بھیجنا کیونکر معقول؟ اور ان ائمہ دین نے یہ روایت کیونکر مقبول اور ان کی شہادت و ولایت کس وجہ سے مسلم رکھی اور وہ مردانِ خدا خود بھی سلفِ صالح میں تھے کہ واقعہ شہر طرس کی آبادی سے پہلے کا ہے کما ذکرہ فی التروایة نفسہا (جیسا کہ خود روایت میں ذکر کیا ہے۔ ت) اور طرس ایک نثر

12- شرح الصدور، بحوالہ عیون الحکایات، باب زیارة القبور و علم الموتی الخ، خلافت اکیڈمی منگورہ سوات، ص: ۹۰۔

13- شرح الصدور، بحوالہ عیون الحکایات، باب زیارة القبور و علم الموتی الخ، خلافت اکیڈمی منگورہ سوات، ص: ۹۰۔

ہے یعنی دارالاسلام کی سرحد کا شہر جسے خلیفہ ہارون رشید نے آباد کیا کما ذکرہ الامام السیوطی¹⁴ فی تاریخ الخلفاء (جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ الخلفاء میں اس کو ذکر کیا ہے۔ ت) ہارون رشید کا زمانہ زمانہ تابعین و تبع تابعین تھا تو یہ تینوں شہدائے کرام اگر تابعی نہ تھے لاقلاً تبع تابعین سے تھے واللہ الہادی (اور اللہ ہی ہدایت دینے والا ہے۔ ت) حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

من استغاث بی فی کربۃ کشف عنہ ومن نادی باسی فی شدة فرجت عنہ ومن توسل بی الی اللہ عزوجل فی حاجة قضیت له ومن صلی رکعتین یقرؤ فی کل رکعة بعد الفاتحة سورة الاخلاص احدى عشرة مرة ثم یصلی علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد السلام ویسلم علیہ ویذکر فی ثم یخطوا الی جهة العراق احدى عشرة خطوة یذکرها اسی ویذکر حاجتہ فانہا تقضی باذن اللہ۔¹⁵

یعنی جو کسی تکلیف میں مجھ سے فریاد کرے وہ تکلیف دفع ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ سختی دُور ہو اور جو کسی حاجت میں اللہ تعالیٰ کی طرف مجھ سے توسل کرے وہ حاجت بر آئے۔ اور جو دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص گیارہ بار پڑھے پھر سلام پھیر کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے اور مجھے یاد کرے، پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے ان میں میرا نام لیتا جائے اور اپنی حاجت یاد کرے اس کی وہ حاجت روا ہو اللہ کے اذن سے۔

اکابر علمائے کرام و اولیائے عظام مثل امام ابو الحسن نور الدین علی بن جریر نخعی شطرنوی و امام عبد اللہ بن اسدیانی سکی، مولانا علی قاری مکی صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، مولانا ابو المعالی محمد سلمیٰ قادری و شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی وغیر ہم رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصانیف جلیلہ بہجۃ الاسرار و خلاصۃ المفاحر و نزہۃ الخاطر و تحفہ قادریہ و زبدۃ الآثار وغیرہم میں یہ کلمات رحمت آیات حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ سے نقل و روایت فرماتے ہیں۔

یہ امام ابو الحسن نور الدین علی مصنف ہجرت الاسرار شریف اعظم علماء ائمہ قراءت و اکابر اولیاء و سادات طریقت سے ہیں، حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ تک صرف دو واسطے رکھتے ہیں امام اجل حضرت ابو صالح نصر قدس سرہ سے

14- شرح الصدور، باب زیادة القبور، مصطفی البابی مصر، ص: ۸۹۔

15- ہجرت الاسرار، ذکر فضل اصحابہ و بشرائہم، مصطفی البابی مصر، ص: ۱۰۲۔

زبدۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ و مریدیہ و مجیبہ، بکسلنگ کمپنی بمبئی، ص: ۱۰۱۔

فیض حاصل کیا انھوں نے اپنے والد ماجد حضرت ابو بکر تاج الدین عبدالرزاق نور اللہ مرقدہ سے انھوں نے اپنے والد ماجد حضور پرنور سید السادات غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ زبدۃ الآثار شریف میں فرماتے ہیں:

یہ کتاب بہیہ الاسرار کتاب عظیم و شریف و مشہور ہے اور اس کے مصنف علمائے قراءت سے عالم معروف و مشہور اور ان کے احوال * شریفہ کتابوں میں مذکور و مسطور۔¹⁶

امام شمس الدین ذہبی کہ علم حدیث و اسماء الرجال میں جن کی جلالتِ شان عالم آشکار اس جناب کی مجلس درس میں حاضر ہوئے اور اپنی کتاب طبقات المقرنین میں ان کے مدائح لکھے۔

امام محدث محمد بن محمد بن محمد بن الجزری مصنف حصن حصین اس جناب کے سلسلہ تلامذہ میں ہیں انھوں نے یہ کتاب مستطاب بہیہ الاسرار شریف اپنے شیخ سے پڑھی اور اس کی سند و اجازت حاصل کی۔¹⁷

ان سب باتوں کی تفصیل اور اس کی نماز مبارک کا دلائل شرعیہ و اقوال و افعالِ علما و اولیاء سے ثبوتِ جلیل فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کے رسالہ انہار الانوار من یم صلوة الاسرار میں ہے:

فعليكم بما تجد فيها ما يشفي الصدور ويكشف العنى والمحمد لله رب العلمين-

اس رسالے کا مطالعہ تجھ پر لازم ہے اس میں تو وہ کچھ پائے گا جو دلوں کو شفا دیتا ہے اور اندھے پن کو دُور کرتا ہے اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے (ت)

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب مستطاب ”لواقح الانوار فی طبقات الاخيار“ میں فرماتے ہیں:

سیدی محمد غمیری رضی اللہ عنہ کے ایک مرید بازار میں تشریف لیے جاتے تھے، ان کے جانور کا پاؤں پھسلا، آواز پکارا یا سیدی محمد یا غمیری، اُدھر ابن عمر حاکم صعید کو بحکم سلطان چقمق قید کیے لیے جاتے تھے، ابن عمر نے فقیر کا ندا کرنا سنا، پوچھا یہ سیدی محمد کون ہیں؟ کہا میرے شیخ۔ کہا میں ذلیل بھی کہتا ہوں یا سیدی یا غمیری لاحقظنی اے میرے سردار اے محمد غمیری! مجھ پر نظر عنایت کرو۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ حضرت سیدی محمد غمیری رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور مد فرمائی کہ بادشاہ اور اس کے لشکریوں کی جان پر بن گئی، مجبورانہ ابن عمر کو خلعت دے کر رخصت کیا۔¹⁸

* حاشیہ: امام جلال الدین سیوطی نے ان جناب کو الامام الاوحد لکھا یعنی امام یکتا بے نظیر ۱۲ منہ۔

16- زبدۃ الآثار، بکسلنگ کمپنی بمبئی، ص: ۲۔

17- زبدۃ الآثار، بکسلنگ کمپنی، بمبئی، ص: ۲۔

18- لوقح الانوار فی طبقات الاخيار، ترجمہ ۳۲۳، الشیخ محمد الغمیری مصطفیٰ البابی مصر، ۲ / ۸۸۔

اسی میں ہے:

سیدی شمس الدین محمد حنفی رضی اللہ عنہ اپنے حجرہ خلوت میں وضو فرما رہے تھے ناگاہ ایک کھڑاؤں ہو ا پر پھینکی کہ غائب ہو گئی حالانکہ حجرے میں کوئی راہ اس کے ہو ا پر جانے کی نہ تھی، دوسری کھڑاؤں اپنے خادم کو عطا فرمائی کہ اسے اپنے پاس رہنے دے جب تک وہ پہلی واپس آئے، ایک مدت کے بعد ملکِ شام سے ایک شخص وہ کھڑاؤں مع اور ہدایا کے حاضر لایا اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ حضرت کو جزائے خیر دے جب چور میرے سینے پر مجھے ذبح کرنے بیٹھا میں نے اپنے دل میں کہا یا سیدی محمد یا حنفی، اسی وقت یہ کھڑاؤں غیب سے آکر اس کے سینے پر لگی کہ غش کھا کر الٹا ہو گیا اور مجھے بہرکت حضرت اللہ عزوجل نے نجات بخشی۔¹⁹

اسی میں ہے: ولی ممدوح قدس سرہ کی زوجہ مقدسہ بیماری سے قریب مرگ ہوئیں تو وہ یوں ندا کرتی تھیں یا سیدی اَحْمَدُ يَا بَدْوِيُّ خَا طِرٌ لَدَّ مَعِيَ اے میرے سردار اے احمد بدوی! حضرت کی توجہ میرے ساتھ ہے۔ ایک دن حضرت سیدی احمد کبیر بدوی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں: کب تک مجھے پکارے گی اور مجھ سے فریاد کرے گی، تو جانتی نہیں کہ تو ایک بڑے صاحبِ تمکین (یعنی اپنے شوہر) کی حمایت میں ہے، اور جو کسی ولی کبیر کی درگاہ میں ہوتا ہے، ہم اس کی ندا پر اجابت نہیں کرتے، یوں کہہ یا سیدی محمد یا حنفی، کہ یہ کہے گی تو اللہ تعالیٰ تجھے عافیت بخشے گا۔ ان بی بی نے یونہی کہا، صبح کو خاصی تندرست اُٹھیں، گویا کبھی مرض نہ تھا۔²⁰

اسی میں ہے حضرت ممدوح رضی اللہ عنہ اپنے مرضِ موت میں فرماتے تھے:

من كانت له حاجة فليأت الى قبري ويطلب حاجته اقضها له فان ما بيني وبينكم غير ذرا من تراب وكل رجل يحجبه عن اصعبه ذرا من تراب فليس برجل۔²¹
جسے کوئی حاجت ہو وہ میری قبر پر حاضر ہو کر حاجت مانگے میں رُو افرادوں گا کہ مجھ میں تم میں یہی ہاتھ بھر مٹی ہی تو حائل ہے اور جس مرد کو اتنی مٹی اپنے اصحاب سے حجاب میں کر دے وہ مرد کا ہے کا۔

اسی طرح حضرت سیدی محمد بن احمد فرغل رضی اللہ عنہ کے احوال شریفہ میں لکھا:

كان رضى الله تعالى عنه يقول انا من المتصرفين في قبورهم فن كانت له حاجة فليأت الى قبالة وجهي ويذكرها لي اقضها له۔²²

19- لوق الانوار في طبقات الاخيار، ترجمہ ۳۲۵، سیدنا مولانا شمس الدین حنفی مصطفیٰ البابی مصر، ۲ / ۹۵۔

20- لوق الانوار في طبقات الاخيار، ترجمہ ۳۲۵، سیدنا مولانا شمس الدین الحنفی مصطفیٰ البابی مصر، ۲ / ۹۶۔

21- لوق الانوار في طبقات الاخيار، ترجمہ ۳۲۹، الشیخ محمد بن احمد الفرغل مصطفیٰ البابی مصر، ۲ / ۹۶۔

22- لوق الانوار في طبقات الاخيار، ترجمہ ۳۲۹، الشیخ محمد بن احمد الفرغل مصطفیٰ البابی مصر، ۲ / ۱۰۵۔

فرمایا کرتے تھے میں اُن میں ہوں جو اپنی قبور میں تصرف فرماتے ہیں جسے کوئی حاجت ہو میرے پاس میرے چہرہ مبارک کے سامنے حاضر ہو کر مجھ سے اپنی حاجت کہے میں روافرادوں گا۔

اسی میں ہے:

مروی ہوا ایک بار حضرت سیدی مدین بن احمد اشمونی رضی اللہ عنہ نے وضو فرماتے میں ایک کھڑاؤں بلاد مشرق کی طرف پھینکی، سال بھر کے بعد ایک شخص حاضر ہوئے اور وہ کھڑاؤں اُن کے پاس تھی انہوں نے حال عرض کیا کہ جنگل میں ایک بد وضع نے ان کی صاحبزادی پر دست درازی چاہی، لڑکی کو اس وقت اپنے باپ کے پیر و مرشد حضرت سیدی مدین کا نام معلوم نہ تھا یوں ندا کی **يَا شَيْخِيْ اَبِيْ لَا حِطْنِيْ** اے میرے باپ کے پیر مجھے بچائیے۔ یہ ندا کرتے ہی وہ کھڑاؤں آئی لڑکی نے نجات پائی، وہ کھڑاؤں اُن کی اولاد میں اب تک موجود ہے۔²³

اسی میں سیدی موسیٰ ابو عمران رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں لکھتے ہیں:

كان اذا ناداه مریداً اجابہ من مسيرة سنة او اكثر.²⁴

جب ان کا مرید جہاں کہیں سے انھیں ندا کرتا جواب دیتے اگرچہ سال بھر کی راہ پر ہوتا یا اس سے بھی زائد۔ حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی ”اخبار الاخیار“ شریف میں ذکر مبارک حضرت سید اجل شیخ بہاء الحق والدین بن ابراہیم و عطاء اللہ الانصاری القادری الشطاری الحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حضرت ممدوح کے رسالہ مبارک ”شطاریہ“ سے نقل فرماتے ہیں:

ذکر کشف ارواح یا احمد یا محمد در دو طریق ست، یک طریق آنست یا احمد رادر راستا بگوید و یا محمد رادر چپا بگوید و در دل ضرب کند یا رسول اللہ۔ طریق دوم آنست کہ یا احمد رادر راستا بگوید و چپا یا محمد و در دل وہم کند یا مصطفیٰ۔ دیگر ذکر یا احمد یا محمد علی یا حسن یا حسین یا فاطمہ شش طرفی ذکر کند کشف جمیع ارواح شود دیگر اسمائے ملائکہ مقرب ہمیں تاثیر دارند یا جبریل، یا میکائیل، یا اسرافیل، یا عزرائیل، چہار ضربی، دیگر ذکر اسم شیخ یعنی بگوید یا شیخ یا شیخ ہزار بار بگوید کہ حرفِ ندا را از دل بشد طرف راستا برد و لفظ شیخ رادر دل ضرب کند۔²⁵

کشف ارواح کے ذکر یا احمد و یا محمد میں دو طریقے ہیں: پہلا طریقہ یہ ہے کہ یا احمد دائیں طرف اور یا محمد بائیں طرف سے کہتے ہوئے دل پر یا رسول اللہ کی ضرب لگائے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ یا احمد دائیں طرف اور یا محمد بائیں طرف سے کہتے ہوئے دل میں یا مصطفیٰ کا خیال جمائے۔ اس کے علاوہ دیگر اذکار یا

23- لوتی الانوار فی طبقات الاخیار، ترجمہ ۳۲۶، الشیخ مدین بن احمد الاشمونی مصطفیٰ البابی مصر ۲ / ۱۰۲۔

24- لوتی الانوار فی طبقات الاخیار، ترجمہ ۳۱۳، الشیخ موسیٰ الکننی بانی عمران مصطفیٰ البابی مصر ۲ / ۲۱۔

25- اخبار الاخیار، ترجمہ شیخ بہاء الدین ابراہیم عطاء اللہ الانصاری مکتبہ، نوریہ رضویہ سکھر، ص: ۱۹۹۔

محمد، یا احمد، یا علی، یا حسن، یا حسین، یا فاطمہ کا چھ طرفی ذکر کرنے سے تمام ارواح کا کشف حاصل ہو جاتا ہے۔ مقرب فرشتوں کے ناموں کا ذکر بھی تاثیر رکھتا ہے، یا جبرائیل، یا میکائیل، یا اسرافیل، یا عزرائیل کا چار ضربی ذکر کرے۔ نیز اسم شیخ کا ذکر کرتے ہوئے یا شیخ یا شیخ ہزار بار اس طرح کرے کہ حرفِ نداء کو دل سے کھینچتے ہوئے دائیں طرف لے جائے اور لفظ شیخ سے دل پر ضرب لگائے۔ (ت)

حضرت سیّدی نور الدین عبدالرحمن مولانا جامی قدس سرہ السامی نجات الانس شریف میں حضرت مولوی معنوی قدس سرہ العلی کے حالات میں لکھتے ہیں کہ مولانا روح اللہ روحہ نے قریب انتقال ارشاد فرمایا:
ازرقن من غمناک مشوید کہ نور منصور رحمۃ اللہ علیہ بعد از صد و پینجاہ سال بروح شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ تجلی کرد و مرشد او شد۔²⁶

ہمارے جانے سے غمگین مت ہوں کہ حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ کا نور ایک سو پچاس سال بعد شیخ فرید الدین عطار کی روح پر تجلی کرتے ہوئے اُن کا مرشد ہو گیا۔ (ت)
اور فرمایا:

در ہر حالتی کہ باشید مرایا دکنید تا من شمارا ممد باشم در ہر لباسی کہ باشم۔²⁷
تم جس حالت میں رہو مجھے یاد کرو تا کہ میں تمہارا مددگار بنوں میں چاہے جس لباس میں ہوں۔ (ت)
اور فرمایا:

در عالم مارادو تعلق ست، یکے بہ بدن و یکے بشما، و چوں بہ عنایت حق سبحانہ و تعالیٰ فرو و مجرد شوم و عالم تجرید و تفرید روئے نماید آل تعلق نیز از آل شما خواهد بود۔²⁸
دُنیا میں ہمارے دو تعلق ہیں، ایک بدن کے ساتھ اور دوسرا تمہارے ساتھ۔ جب حق تعالیٰ کی عنایت سے میں فرد مجرد ہو جاؤں گا اور عالم تفرید و تجرید ظاہر ہو جائے گا تو یہ تعلق بھی تمہارے لیے ہو گا۔ (ت)
شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم میں لکھتے ہیں:

وصلیٰ علیک اللہ یا خیر خلقہ
ویا خیر مأمول ویا خیر واہب
ویا خیر من یرجی لکشف رزویۃ
ومن جودہ قد فاق جود السحاب

26- نجات الانس، ترجمہ مولانا جلال الدین رومی، کتاب فروشی محمودی، ص: ۳۶۲ و ۳۶۳۔

27- نجات الانس، ترجمہ مولانا جلال الدین رومی، کتاب فروشی محمودی، ص: ۳۶۲ و ۳۶۳۔

28- نجات الانس، ترجمہ مولانا جلال الدین رومی، کتاب فروشی محمودی، ص: ۳۶۲ و ۳۶۳۔

وانت مجیری من هجوم مَلِیْمَةٍ

اذا انشبت فی القلب شر المخالب²⁹

اور خود اس کی شرح و ترجمہ میں کہتے ہیں:

(فصل یازدہم در ابتہال بجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) رحمت فرستد بر تو خدائے تعالیٰ اے بہترین خلق خدا، و اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود، اے بہترین عطا کنندہ و اے بہترین کسیکہ امید داشتہ باشد برائے ازالہ مصیبتی والے بہترین کسیکہ سخاوت اور زیادہ است از باران، بارہا گواہی میدہم کہ تو پناہ دہندہ منی از هجوم کردن مصیبتی وقتے کہ بخلا ندر دل بدترین چنگا لہارا۔³⁰ اھ ملخصاً

(گیارہویں فصل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں عاجزانہ فریاد کے بارے میں) اے خلق خدا سے بہتر! آپ پر اللہ تعالیٰ درود بھیجے۔ اے بہترین شخص جس سے امید کی جاتی ہے اور اے بہترین عطا کرنے والے۔ اے بہترین شخص کہ مصیبت کو دور کرنے میں جس سے امید رکھی جاتی ہے اور جس کی سخاوت بارش پر فوقیت رکھتی ہے۔ آپ ہی مجھے مصیبتوں کے ہجوم سے پناہ دینے والے ہیں جب وہ میرے دل میں بدترین پنچے گاڑتی ہیں۔ (ت)

اسی کے شروع میں لکھتے ہیں:

ذکر بعد حوادثِ زماں کہ دراں حوادث لابدست از استمدادِ بروح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔³¹

بعض حوادثِ زمانہ کا ذکر جن حوادث میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اقدس سے مدد طلب کرنا ضروری ہے۔ (ت)

اسی کی فصل اوّل میں لکھتے ہیں:

بہ نظر نمی آید مرا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جائے دست زدن اندوگین ست در ہر شدتے۔³²

مجھے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نظر نہیں آتا کیونکہ ہر سختی میں غمزدوں کی پناہ گاہ آپ ہی ہیں۔ (ت)

یہی شاہ صاحب قصیدہ ”مدحیہ حمزیہ“ میں لکھتے ہیں:

ینادی ضارعاً لخصوع قلبی

وذل وابتہال والتجاء

29- اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم، فصل یازدہم، مجتہبائی دہلی، ص: ۲۲۔

30- اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم، فصل یازدہم، مجتہبائی دہلی، ص: ۲۲۔

31- اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم، فصل اول، مجتہبائی دہلی، ص: ۲۔

32- اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم، فصل اول، مجتہبائی دہلی، ص: ۴۔

رسول اللہ یا خیر البرایا
نوالک ابتغی یوم القضاء
اذا ما حل خطب مدلہم
فانت الحصن من کل البلاء
الیک توجہی وبک استنادی
وفیک مطامعی وبک ارتجائی³³

اور خود ہی اس کی شرح و ترجمہ میں لکھتے ہیں:

فصل ششم در مخاطبہ جناب عالی علیہ افضل الصلوٰت واکمل التحیات والتسلیمات ندا کند زار و خوار شدہ بکشنگی
دل و اظہار بے قدری خود بہ اخلاص در مناجات و بہ پناہ گرفتن بایں طریق کہ اے رسولِ خدا، اے بہترین مخلوقات عطاے
مے خواہم روز فیصل کردن، وقتے کہ فرود آید کار عظیم در غایت تاریکی، پس توئی پناہ از ہر بلا، بسوئے تست زو آوردن من و بہ
تست پناہ گرفتن من و در تست امید داشتن من³⁴ اھ لخصاً۔

چھٹی فصل عالی مرتبت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنے کے بیان میں۔ آپ پر بہترین درود اور کامل ترین
سلام ہو۔ ذلیل و خوار شخص شکستہ دل، ذلت و رسوائی، عجز و انکسار کے ساتھ پناہ طلب کرتے ہوئے یوں پکارتا ہے: اے
اللہ تعالیٰ کے رسول، اے بہترین خلق! میں فیصلے کے دن آپ کی عطا کا طلب گار ہوں۔ جب انتہائی اندھیرے میں بہت
بڑی مصیبت نازل ہو تو ہر بلا میں پناہ گاہ تو ہی ہے۔ میری توجہ تیری طرف ہے، تجھ ہی سے میں پناہ لیتا ہوں، تجھ ہی سے طمع
و امید رکھتا ہوں اھ لخصاً (ت)

یہی شاہ صاحب ”انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ“ میں قضاے حاجت کے لیے ایک ختم کی ترکیب یوں
نقل کرتے ہیں:

اول دور کعت نفل، بعد ازاں یک صدویازدہ بار درود و بعد ازاں یک صدویازدہ بار کلمہ تجمید و یک صدویازدہ بار
شیعاً باللہ یا شیعہ عبد القادر جیلانی۔³⁵

33- اطیب النغم فی مدح سید العرب والجم، فصل ششم، مطبع مجتہبائی دہلی، ص: ۳۳۔

34- اطیب النغم فی مدح سید العرب والجم، فصل ششم، مطبع مجتہبائی دہلی ص ۳۳ و ۳۴۔

35- الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

نوٹ: الانتباہ دو حصوں پر مشتمل ہے، پہلے حصے میں سلاسل طریقت بیان کیے گئے ہیں اور دوسرے حصے میں فقہ و حدیث کی سندیں بیان کی
گئی ہیں۔ دوسرا حصہ مکتبہ سلفیہ لاہور نے ”وضاف النبیہ“ کے نام سے شائع کیا تھا، ناشر نے مقدمے میں تصریح کی ہے اس حصے کا ایک باب
نہیں مل سکا اور وہ کچھ ضروری بھی نہ تھا، غالباً یہ حوالہ اسی ”غیر ضروری“ حصے میں قلم زد ہو گیا ہے، ۱۲، شرف قادری۔

پہلے دور کھت پڑھے پھر ایک سو گیارہ بار درود شریف، ایک سو گیارہ بار کلمہ تجید، پھر ایک سو گیارہ بار یہ پڑھے:
اے شیخ عبد القادر جیلانی! خدا رکھ عطا فرمائیں۔ (ت)

اسی انتباہ سے ثابت ہے کہ یہی شاہ صاحب اور اُن کے شیخ و استاذ حدیث مولانا طاہر مدنی جن کی خدمت میں مدتوں رہ کر شاہ صاحب نے حدیث پڑھی اور ان کے شیخ و استاذ والد مولانا ابراہیم گردی اور اُن کے استاذ مولانا احمد قشاشی اور ان کے استاذ مولانا احمد شناوی اور شاہ صاحب کے استاذ الاستاذ مولانا احمد نخلی کہ یہ چاروں حضرات بھی شاہ صاحب کے اکثر سلاسل حدیث میں داخل اور شاہ صاحب کے پیر و مرشد شیخ محمد سعید لاہوری جنہیں انتباہ میں ”شیخ معمر ثقہ“ کہا اور اعیان مشائخ طریقت سے گنا اور اُن کے پیر شیخ محمد اشرف لاہوری اور ان کے شیخ مولانا عبد المالک اور ان کے مرشد شیخ بایزید ثانی اور شیخ شناوی کے پیر حضرت سید صبغۃ اللہ بروجی اور ان دو صاحبوں کے پیر و مرشد مولانا وجیہ الدین علوی شارح ہدایہ و شرح وقایہ اور ان کے شیخ حضرت شاہ محمد غوث گویاری علیہم رحمۃ الملک الباری، یہ سب اکابر ناد علی کی سندیں لیتے اور اپنے تلامذہ و مستفیدین کو اجازتیں دیتے اور یا علی یا علی کا وظیفہ کرتے و لہذا الحجۃ السامیہ، جسے اس کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے رسالہ انہار الانوار و حیات الموات فی بیان سماء الاموات کی طرف رجوع کرے۔

شاہ عبد العزیز صاحب نے بستان الحدیث میں حضرت ارفع و اعلیٰ امام العلمائے نظام الاولیاء حضرت سیدی احمد زروق مغربی قدس سرہ استاذ شمس الدین لقانی و امام شہاب الدین قسطلانی شارح صحیح بخاری کی مدحِ عظیم لکھی کہ وہ جناب ابدال سبوعہ و محققین صوفیہ سے ہیں، شریعت و حقیقت کے جامع، باوصف علو باطن، ان کی تصانیف علوم ظاہری میں بھی نافع و مفید و بکثرت ہیں۔ اکابر علمائے فخر کرتے ہیں کہ ہم ایسے جلیل القدر عالم و عارف کے شاگرد ہیں، یہاں تک کہ لکھا:

بالجملہ مردے جلیل القدرے ست کہ مرتبہ کمالِ اَوْفوق الذکر است۔

خلاصہ یہ کہ وہ بڑی قدر و منزلت والے بزرگ ہیں کہ ان کا مقام و مرتبہ ذکر سے ماورا ہے۔ (ت)

پھر اس جناب جلالت مآب کے کلام سے دو بیتیں نقل کیں کہ فرماتے ہیں۔

انا لمریدی جامع لشتاتہ

اذا ما سطا جور الزمان بنکبتہ

وان کنت فی ضیق و کرب و وحشۃ

فنادبیا زروق ات بسرعتہ۔³⁶

یعنی میں اپنے مرید کی پریشانیوں میں جمعیت بخشنے والا ہوں جب ستم زمانہ اپنی نحوست سے اس پر تعدی کرے اور تو تنگی و تکلیف و وحشت میں ہو تو یوں ندا کر: یا زروق، میں فوراً آ موجود ہوں گا۔

36۔ بستان الحدیث، حاشیہ سید زروق فاسی علی البخاری، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ص ۳۲۔

علامہ زیادی، پھر علامہ اجہوری صاحب تصانیف کثیرہ مشہورہ، پھر علامہ داؤدی محشی شرح منہج، پھر علامہ شامی صاحب رد المحتار حاشیہ در مختار گم شدہ چیز ملنے کے لیے فرماتے ہیں کہ

”بلندی پر جا کر حضرت سیدی احمد بن علوان یمنی قدس سرہ کے لیے فاتحہ پڑھے پھر انھیں ندا کرے کہ یا سیدی احمد یا ابن علوان۔“³⁷

شامی مشہور و معروف کتاب ہے۔ فقیر نے اس کے حاشیہ کی یہ عبارت اپنے رسالہ حیاة الموات کے ہاشم تکملہ پر ذکر کی۔

غرض یہ صحابہ کرام سے اس وقت تک کے اس قدر ائمہ و اولیا و علما ہیں جن کے اقوال فقیر نے ایک ساعتِ قلیلہ میں جمع کیے۔ اب مشرک کہنے والوں سے صاف صاف پوچھنا چاہیے کہ عثمان بن حنیف و عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن عمر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر شاہ ولی اللہ و شاہ عبد العزیز صاحب اور ان کے اساتذہ و مشائخ تک سب کو کافر و مشرک کہتے ہو یا نہیں؟ اگر انکار کریں تو الحمد للہ ہدایت پائی اور حق واضح ہو گیا اور بے دھڑک ان سب پر کفر و شرک کا فتویٰ جاری کریں تو ان سے اتنا کہیے کہ اللہ تمہیں ہدایت کرے۔ ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو تو کسے کہا اور کیا کچھ کہا نا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اور جان لیجیے کہ جس مذہب کی بنا پر صحابہ سے لے کر اب تک کے اکابر سب معاذ اللہ مشرک و کافر ٹھہریں وہ مذہب خدا اور رسول کو کس قدر دشمن ہو گا۔

صحیح حدیثوں میں آیا کہ ”جو مسلمان کو کافر کہے خود کافر ہے۔“³⁸ اور بہت ائمہ دین نے مطلقاً اس پر فتویٰ دیا جس کی تفصیل فقیر نے اپنے رسالہ النہی الاکید عن الصلوٰۃ و راء عدی التقلید میں ذکر کی۔ ہم اگرچہ بحکم احتیاط تکفیر نہ کریں تاہم اس قدر میں کلام نہیں کہ ایک گروہ ائمہ کے نزدیک یہ حضرات کہ یا رسول اللہ دیا علی و یا حسین و یا غوث الثقلین کہنے والے مسلمانوں کو کافر و مشرکین کہتے ہیں خود کافر ہیں تو ان پر لازم کہ نئے سرے سے کلمہ اسلام پڑھیں اور اپنی عورتوں سے نکاح تجدید کریں۔ دُرِّ مختار میں ہے:

مافیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح۔³⁹

اور جس چیز کے کفر میں اختلاف ہو اس کے مرتکب کو استغفار و توبہ اور تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ (ت)

37- حواشی الشامی علی رد المحتار، کتاب اللقطہ، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۳/ ۲۲۴۔

38- صحیح البخاری، کتاب الادب، باب من اکفر اذہ بغیر تاویل، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۲/ ۹۰۱۔

صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان حال الایمان من قال لاخیر المسلم یا کافر کراچی ۱/ ۵۷۔

39- الدر المختار، کتاب الجہاد، باب المرتد، مطبع مجتہائی دہلی، ۱/ ۵۹۔

فائدہ: حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کوندا کرنے کے عمدہ دلائل سے ”التحیات“ ہے جسے ہر نمازی ہر نماز کی دور کعت پر پڑھتا ہے اور اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے عرض کرتا ہے السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

اگر ندامعا اللہ شرک ہے تو یہ عجب شرک ہے کہ عین نماز میں شریک و داخل ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اور یہ جاہلانہ خیال محض باطل کہ التحیات زمانۃ اقدس سے ویسے ہی چلی آتی ہے تو مقصود ان لفظوں کی ادا ہے نہ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نداحاشا وکلا شریعت مطہرہ نے نماز میں کوئی ذکر ایسا نہیں رکھا ہے جس میں صرف زبان سے لفظ نکالے جائیں اور معنی مراد نہ ہوں۔ نہیں نہیں بلکہ قطعاً یہی درکار ہے التحیات اللہ والصلوات سے حمد الہی کا قصد رکھے اور السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سے یہ ارادہ کرے کہ اس وقت میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کرتا اور حضور سے بالقصد عرض کر رہا ہوں کہ سلام حضور اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔
فتاویٰ عالمگیری میں شرح قدوری سے ہے:

لابدًا من ان يقصد بالفاظ التشهد معانيها التي وضعت لها من عنده كانه يحیی اللہ تعالیٰ ویسلم علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی نفسه وعلی اولیاء اللہ تعالیٰ۔⁴⁰
تشہد کے الفاظ سے ان معانی کا قصد کرنا ضروری ہے جن کے لیے ان الفاظ کو وضع کیا گیا ہے اور جو نمازی کی طرف سے مقصود ہوں۔ گویا کہ نمازی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نذرانہ عبادت پیش کر رہا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر، خود اپنی ذات پر اور اولیاء اللہ پر سلام بھیج رہا ہے۔ (ت)
تنویر الابصار اور اس کی شرح دُرِّ مختار میں ہے:

(ویقصد بالفاظ التشهد) معانیها مرادة له علی وجه (الانشاء) كانه یحیی اللہ تعالیٰ ویسلم علی نبیہ وعلی نفسه واولیائہ (لا الاخبار) عن ذلك ذکرة فی المجتبیٰ۔⁴¹
الفاظ تشہد سے اُن کے معانی مقصودہ کا بطور انشاء قصد کرے، گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اظہار بندگی کر رہا ہے اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، خود اپنی ذات اور اولیاء اللہ پر سلام بھیج رہا ہے، ان الفاظ سے حکایت و خبر کا قصد نہ کرے۔ اس کو مجتبیٰ میں ذکر کیا ہے۔ (ت)
علامہ حسن شرنبلالی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں فرماتے ہیں:

40- الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلوٰۃ، الفصل الثانی، نورانی کتب خانہ پشاور، ۱/ ۷۲۔

41- الدر المختار شرح تنویر الابصار، کتاب الصلوٰۃ، باب صفۃ الصلوٰۃ، مطبع مجتبیٰ دہلی، ۱/ ۷۷۔

يَقْضُ مَعَانِيَهُ مُرَادَةً لَهُ عَلَى أَنَّهُ يُنْشَعُهَا تَحْيِيَّةً وَسَلَامًا مِنْهُ⁴²

تصد کرے معنی مقصودہ کا بایں طور کہ نمازی اپنی طرف سے تحیہ اور سلام پیش کر رہا ہے۔ (ت)
اسی طرح بہت علمائے تصرح فرمائی۔ اس پر بعض سفہائے منکرین یہ عذر گھڑتے ہیں کہ صلوٰۃ و سلام پہنچانے پر ملائکہ مقرر ہیں تو ان میں نداء جائز اور ان کے ماوراء میں ناجائز، حالاں کہ یہ سخت جہالت بے مزہ ہے، قطع نظر بہت اعتراضوں سے جو اس پر وارد ہوتے ہیں ان ہوشمندوں نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ صرف درود و سلام ہی نہیں بلکہ اُمت کے تمام اقوال و افعال و اعمال روزانہ دو وقت سرکار عرش و قار حضور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیے جاتے ہیں۔ احادیث کثیرہ میں تصرح ہے کہ مطلقاً اعمالِ حسنہ و سنیہ سب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں، اور یونہی تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور والدین و اعز و اقارب سب پر عرضِ اعمال ہوتی ہے۔ فقیر نے اپنے رسالہ ”سلطنة المصطفى في ملكوت كل الوردی“ میں وہ سب حدیثیں جمع کیں، یہاں اسی قدر بس ہے کہ امام اجل عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

ليس من يومٍ الا وتعرض على النبي وصلى الله تعالى عليه وسلم اعمال اُمتہ غدوة وعشياً فيعرفهم بسيماهم واعمالهم⁴³

یعنی کوئی دن ایسا نہیں جس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعمالِ اُمت ہر صبح و شام پیش نہ کیے جاتے ہوں، تو حضور کا اپنے اُمتیوں کو پہچاننا ان کی علامت اور ان کے اعمال دونوں وجہ سے ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی آلہ و صحبہ و شرف و کرم)۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ بتوفیق اللہ عزوجل اس مسئلے میں ایک کتاب مبسوط لکھ سکتا ہے مگر منصف کے لیے اسی قدر وافی، اور خدا ہدایت دے تو ایک حرف کافی۔

اكفنا شر المضلين يا كافي وصل على سيدنا ومولانا محمدن الشافي وآله وصحبه حماة الدين الصافي أمين واحمد الله رب العالمين۔

اے کفایت فرمانے والے! ہماری طرف سے گمراہ کرنے والوں کے شر کا دفاع فرما۔ ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ پر درود نازل فرما جو شفاعت فرمانے والے ہیں اور آپ کے آل و اصحاب پر جو دین صافی کے حمایتی ہیں۔ آمین والحمد للہ رب العالمین (ت)۔

کتاب عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمد بن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم ﴿ماخوذ از: فتاویٰ رضویہ، جلد: 29، ص: 549 تا 569﴾

42- مراقی الفلاح علی ہامش حاشیہ الطحاوی، کتاب الصلوٰۃ، نور محمد کارخانہ تجارت کتب، کراچی، ص 155۔

43- الموہب الدینیہ، بحوالہ ابن المبارک عن سعید ابن المسیب، المقصد الرابع، الفصل الثانی بیروت، 2/ 297۔